© rasailojaraid.com

اللہ دیکھ رہا ہے

ارسلان ظفر
متعلم جامعہ سلفیہ

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور انسان کو یہ مرتبہ اس لئے ملا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دوسری مخلوقات کی نسبت عقل ودانش سے نوازا ہے۔

جہاں انسان میں اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ موجود ہے وہاں یہ بہت سی نافرمانیوں اور خباثتوں کا پیکر بھی ہے۔ روز ازل اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنا چاہا تو فرشتوں نے اعتراض کیا کہ اے باری تعالیٰ انسان کو پیدا نہ کرنا یہ دنیا میں فساد برپا کرے گا۔ انسان کی فطرت میں نیک اوصاف کے ساتھ ساتھ شیطانی صفات بھی موجود ہیں اور وہ ان صفات کا اظہار کر کے بسا اوقات ایک طوفان برپا کر دیتا ہے۔

اس وقت فرشتوں کی کہی ہوئی بات آج بالکل سچ ثابت ہو رہی ہے۔ آج انسان دوسرے انسان کا دشمن ہے کوئی انسان اپنی جگہ دوسرے کا وجود برداشت نہیں کر سکتا ہر کوئی اپنے آپ کو دوسرے سے افضل سمجھتا ہے اگر دیکھا جائے تو یہ صورت حال زیادہ تر مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے آج کے دور میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں۔ اگر آپ غور کریں کہ مغرب کے کسی بھی ملک یا کسی بھی عیسائی اور یہودی کی آپس میں لڑائی نہیں ان میں اتحاد ہے اتفاق ہے۔ وہ اپنوں میں کسی کو بھی اپنے سے کمتر یا چھوٹا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ سب چیزیں مسلمانوں میں ہونی چاہئیں۔ انہیں چیزوں کے نہ ہونے کی بنا پر آج مسلمان ان کافروں سے مار کھا رہا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد واتفاق ہوتا تو آج کشمیر، افغانستان، عراق، فلسطین پر کفار کا قبضہ نہ ہوتا اور اس طرح مسلمانوں پر ظلم نہ کرتے۔ مسلمانوں کے خون کے ساتھ ہولی نہ کھیلتے۔ لیکن یہ سب ہوتے ہوئے بھی امت مسلمہ کا ضمیر بیدار نہیں ہوتا آج کے دور میں مسلمان جو کچھ کر رہا ہے۔ وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں وہ سب کو جانتا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہے پھر بھی وہ مسلمانوں کی مدد نہیں کرتا کیوں نہیں کرتا؟

اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت خود نہ بدل لے۔

آج مسلمانوں میں بڑے بڑے فتنے اور فساد برپا ہو چکے ہیں جن میں سے سب سے بڑا فتنہ فرقہ بندی ہے۔ اگر کوئی دیوبندی ہے تو وہ اپنے آپ کو اچھا ثابت کرے گا۔ اگر کوئی بریلوی یا شیعہ ہے تو وہ خود کو سب سے بہتر ثابت کرے گا۔ اگر وہ اہلحدیث ہے تو وہ اپنے آپ کو ان سب سے بہتر سمجھے گا اور خود کو بہتر اور سچا ثابت کرنے کیلئے آپس میں مناظرے کرے گا۔

تاریخ اس پر گواہ ہے کہ اس مناظرے نے آج تک کسی کو کچھ نہیں دیا صرف نقصان کروایا ہے۔

(ایک انگریز اپنی کتاب میں لکھتا ہے جب طارق بن زیاد نے یورپ پر حملہ کیا تو اس وقت یہودیوں اور عیسائیوں کے پادری آپس میں اس بات پر مناظرہ کر رہے تھے۔ کہ انڈے کو کس طرف سے توڑنا چاہئے۔ باریک طرف سے یا موٹی طرف سے اور طارق بن زیاد نے سب کو مار ڈالا جس کے بعد کافروں کو نصیحت آ گئی کہ یہ حرکتیں ہمیں ایک دن مروا ڈالیں گی۔ اور انہوں نے مسلمانوں میں یہ بیماری عام کر دی اور مسلمان ان کے اس جال میں پھنستے رہے اور پھنستے جا رہے ہیں۔

جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا تو اس وقت کے مولوی حضرات آپس میں مناظرے کر رہے تھے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق نہ پیدا ہو۔

مکھیوں میں اتفاق اور مچھروں میں اتحاد
مسلمان کا مسلمان دشمن خدا کی شان
اے مسلمان تو کیا کر رہا ہے؟

تو جو کچھ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اس کی نظر میں سب کچھ ہے وہ تیری ایک ایک حرکت کو جانتا ہے۔

اے قلب فسوں کار خدا دیکھ رہا ہے
اے دیدہ پرکار خدا دیکھ رہا ہے

یہ نہیں کہ اللہ صرف اور صرف مسلمان کو دیکھتا ہے بلکہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے وہ مسلمانوں پر ہونے والے ظلم دیکھ رہا ہے۔ اور ظلم کرنے والوں کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور تمام دنیا کے انسانوں کے حال جانتا ہے ان دلوں کو جانتا ہے کیونکہ انسانی دل اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعالیٰ کے قیام کی جگہ بھی ہے اور گوشت کا یہی ٹکڑا فساد کی جڑ بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسانی جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ اچھا ہے تو سارا جسم اچھا ہے اور اگر وہ خراب ہے تو سارا جسم خراب ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔ انسانی دل مختلف انداز اختیار کر کے اور از خود تاویلیں پیش کر کے انسان کو جادہ حق سے ہٹا دیتا ہے اور جھوٹی تسلی دیتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے اس طرح انسان کا دل اور دماغ سوچوں کی آماجگاہ ہے۔ وہ ہر وقت افکار کے لئے تانے بانے بنتا رہتا ہے۔ کبھی تصور کی وادیوں میں گھومتا ہوا اپنے لئے مختلف راستے تلاش کرتا ہے اور کبھی ہیرا پھیری سے مفاد حاصل کرتا ہے۔ دراصل ایسے مفاد پرست انسان کی ہر جہت میں کوئی نہ کوئی بھید چھپا ہوتا ہے وہ ہمیشہ ہر کام میں اپنا مطلب چاہتا ہے۔ اس کی سوچوں میں حسد، خودغرضی اور مطلب پرستی ہوتی ہے۔

انسان کی معراج یہ ہے کہ وہ اس راستے پر چلے جو اسے سیدھا منزل مقصود تک لے جاتا ہے لیکن ہم میں سے اکثریت یہ بھول جاتی ہے کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے۔ دل میں کجی ہو تو روحانی مسرت ختم ہو جاتی ہے اور زبان میں بھی تاثیر نہیں رہتی بعض انسان وطیرہ بنا لیتے ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں رہتی۔ زبان جو کچھ کہتی ہے دل وہ نہیں کہتا۔ دل و زبان میں کافی بُعد ہو جاتا ہے۔ اور پھر انسان اپنے ہی ہم جنسوں کو دھوکا دینے لگتا ہے ایسے انسان کی روح آسودہ نہیں رہتی اس کا دل کثرت افکار و باطل سے زخمی ہو جاتا ہے۔ روح کا یہ آزار روح کو پژمردہ کر دیتا ہے اور چہرے پر خوشیاں باقی نہیں رہتی۔ ایسے میں انسان اپنی جھوٹی انا اور ظاہرداری کو برقرار رکھنے کیلئے کئی پینترے بدلتا ہے۔ خوش لباسی کو اپناتا ہے۔ اور سوسائٹی میں خود کو معزز ثابت کرنے کیلئے کئی پاپڑ بیلتا ہے۔ اس کی یہ ظاہری داری اور تنگ و دو غلط ہے یہ روحوں کا آزار ہے۔ انسان چاہے کچھ بھی کرے اللہ تعالیٰ انسان کی ہر حرکت کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

قسم ہے زمانے کی انسان خسارے میں ہے۔

انسان کے زوال پذیر ہونے کا سبب یہ ہے کہ انسان نت نئے فتنوں کی پرورش کرتا رہتا ہے اور خود بھی اس میں پھنستا چلا جاتا ہے پھر بھی اس کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے وہ اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مار رہا ہوتا ہے اور اسی کی بدولت آج تک دنیا ظلم و جبر کی چکی میں پس رہی ہے۔ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہے جنگ و جدل سے انسان انسان کے خون کا پیاسا ہو گیا ہے۔ ہر طاقت ور کمزور کو دبانے کیلئے ہر جتن کر رہا ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا دور دورہ ہے۔ ایسا ظلم جو سرعام ہو رہا ہے اسے تو ساری دنیا جانتی ہے۔ لیکن ایک ظلم وہ ہے جو مختلف حیلوں سے باطنی خباثت کا مظہر ہے ظاہرا دوستی ہے لیکن باطن میں دشمنی کے چرکے لگائے جا رہے ہیں۔ انسان تو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کا ہمدرد اور ہم نوا بن کر رہے۔ لیکن انسان نے تو حد کر دی اس نے اپنے ہی ہم جنسوں کو شکار کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ چنگیز خان نے کتنے انسانوں کو تہ تیغ کیا۔ لیکن جو ظلم مسلمانوں نے مسلمانوں پر کئے وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

ہوا ہے انس پر مخلوق یہ انسان اے واصف
مگر انسان کو دیکھ کر انسان روتا ہے

یہ تو انسانوں کا انسانوں کے ساتھ سلوک ہے لیکر دوسری طرف انسان اس دنیا میں آ کر اپنے رب کو بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کی بجائے دنیا کی محبت راس آ جاتی ہے اسے یہ معلوم نہیں کہ دنیا کی محبت کی دولت کا یہ جو اس کے حق میں کسی صورت بھی مفید ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ اس نے دنیا کو چن کر اپنے لئے دولت حاصل کر لی ہے لیکن حقیقت میں وہ اپنا دل ہی اس دنیا میں لگائے بیٹھا ہے۔ جو دنیا فانی ہے جو چند دن کی ہے لیکن باطنی طور پر یہ کہے گا کہ وہ اللہ اور اس کے نبی سے محبت رکھتا ہے میرا دل ان کی محبت سے بھرا ہوا ہے مگر ان کے دل کے راز کو خدا دیکھ رہا ہے۔ وہ ظاہر و باطن کا مالک ہے تیرے دل میں اٹھنے والے افکار کا اصل سبب کیا ہے اور اسکے پس پردہ کون سی اغراض پوشیدہ ہیں اور یہ چیز انسانوں سے تو چھپائی جا سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی ۔

دل میں تیرے افکار کی دنیا ہے جو پنہاں
یہ جان لے اے جان، خدا دیکھ رہا ہے

اور یہ تمام چیزیں کفار میں کم اور مسلمانوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں یہ کام کچھ کرتے ہیں مگر ان کی نیت کچھ ہوتی ہے بظاہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ ہوتا ہے۔ اور مسلمان یہ جانتا بھی ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اس کا ضمیر اس کو ملامت بھی کرتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے اور اس ذات کی نافرمانی کر رہا ہے جو تجھ کو پالنے والا ہے جو تجھ کو رزق دینے والا ہے اور مسلمان یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنی مرضی کرتا ہے اور یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ میں گناہ کر رہا ہوں لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر بھی وہ اس حرکت سے باز نہیں آتا ۔

تو درندہ کا درندہ بھی ہے شیطان بھی ہے
آدمی میں تو تیرے نام سے گھبراتا ہوں

آج کا مسلمان بسا اوقات اس زعم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ وہ پختہ ایمان کا حامل ہے مگر وہ اپنے کھوکھلے ایمان کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہے حالانکہ اس کی نیت سچائیوں سے پاسدار نہیں ہوتی۔ پختہ ایمان یہ ہے کہ انسان کی نیت نیک ہو اور اس کے ہر کام میں اخلاص ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ انسان دوغلے پن اور منافقت کا لبادہ پہن کر خود کو صاحب ایمان کہلانے لگتا ہے حالانکہ اس کا قول وفعل سچے مسلمان جیسا نہیں ہوتا پر خلوص عملی زندگی ہی راحت کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

انسان اپنی ظاہری عزت کو برقرار رکھنے کیلئے اپنے کارنامے دوسروں کی نظر سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے برے افعال کا کسی کو بھی پتا چلے۔

انسان کی یہ حرکت بھی اس کی خباثت کی دلیل ہے کہ وہ برائی تو کرتا ہے لیکن برائی کرنے کے بعد کوئی خباثت کرنے کے بعد یہ کہتا ہے کہ یہ کام مجھ سے شیطان مردود نے کروایا ہے۔ اسی نے مجھ کو گناہ کرنے اور برائی کرنے پر آمادہ کیا ورنہ میں تو مسلمان ہوں میں بھلا اپنے رب کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہوں؟۔

کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر
فعل تو خود کرے، لعنت کر شیطان پر

ایسا انسان اپنی جھوٹ موٹ بات سے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ یہ لوگ اور دنیا والے تیرے کرتوت نہ دیکھیں مگر ان کے دیکھنے یا نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ تیری ایک ایک حرکت کو اللہ ضرور دیکھتا ہے اور تو اس کی پکڑ اور عذاب سے بچ نہ سکے گا۔ اس لئے تو اپنی کرتوتوں سے باز آجا تاکہ تیرا انجام بخیر ہوسکے۔

انسان اکثر اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ اگر وہ ظاہری طور پر کوئی گناہ کرے گا تو سب کو پتہ چلے گا اور اگر میں کسی کونے کھدرے میں چھپ کر کوئی مذموم حرکت کروں گا تو مجھ کو کوئی بھی دیکھ نہیں پائے گا اور میرے کرتوت دنیا سے پوشیدہ رہیں گے ۔

دنیا تیرے کرتوت دیکھے کہ نہ دیکھے
اے میرے دل زار! خدا دیکھ رہا ہے

انسان کا فرض ہے کہ وہ اس دنیا میں پھونک پھونک کر قدم رکھے اور اس بات کو جان لے کہ کوئی اسے دیکھنے والا ہے پھر یقیناً اس کی زندگی میں انقلاب آجائے گا اور وہ انہیں راہوں پر چلنے لگے گا جن کی نشاندہی اللہ اور اس کے رسولؐ نے کی ہے۔ اور ان راستوں کو بھول جائے گا جو ان کو کفار نے دکھائے ہیں اور اسی طرح مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہوگا فرقہ بندی ختم ہوجائے گی۔ اور ان کے درمیان بھائی چارہ ہوگا اور ان کے دل و دماغ میں یہ ہوگا کہ ”اللہ دیکھ رہا ہے“۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ کی برہان فاروق اعظم
جرأت کا نشان فاروق اعظمؓ
قوت ملی تجھ سے اسلام کو
ہے اسلام کی شان فاروق اعظمؓ
فیصلہ ہوا دربار شاہی سے
مٹادو محمدؐ کو اس خدائی سے
جدا کر دیا بھائی کو بھائی سے
تو اٹھا اک جوان فاروق اعظمؓ
وہ نکلا ہے گھر سے یہ اعلان کرکے
محمدؐ کا لوٹوں گا نقصان کرکے
دنیا کو رکھ دیا پشیمان کرکے
دیکھ یہ نادان فاروق اعظمؓ
لہرائی فضا میں وہ شمشیر دیکھو
رب محمدؐ کی تدبیر دیکھو
بدلتی عمرؓ کی تقدیر دیکھو
بنا حق کی زبان فاروق اعظمؓ
زبان رسالت نے مانگا ہے رب سے
نہ جانے ملائک یہ چاہتے تھے کب سے
ارض و فلک پہ دہائی ہے تب سے
واہ تیرا ایمان فاروق اعظمؓ
سینہ تھا ایمان سے سرشار جن کا
پختہ عزم تھا ہر بار جنکا
عدل میں نرالا تھا کردار جنکا
عدالت کا سلطان فاروق اعظمؓ
جہاں گزر ہوتا تھا اک بار انکا
ہر سمت رستہ تھا ہموار انکا
دشمن ہوجاتا تھا لاچار انکا
تجھ سے ڈرتا تھا شیطان فاروق اعظمؓ
رہتا تھا لرزہ دشمن پہ طاری
ہر ضرب تھی ان کی باطل پر بھاری
کافر پہ بھاری، منافق پہ بھاری
اک سچا مسلمان تھا فاروق اعظمؓ
مریدِ رسول ہیں سارے صحابہ
، مراد رسول فقط حفصہؓ کے بابا
کیا تیرا مقدر اے ابن خطابا
حق و باطل میں فرقان فاروق اعظم
تیرے ایمان کی عمرؓ کیا بات ہے
تیرے آنے سے کفر کو ہوئی مات ہے
ئد حق کی قوت تیری ذات ہے
طاہر تجھ پر قربان فاروق اعظمؓ

قاری عبدالشکور طاہر گوندلوی، ایم۔اے

© rasailojaraid.com